ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم سیکھیں، جانیں اور ہر وقت اس کی اتباع کرنے کی کوشش کریں

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ تم اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا مظہر بن جاؤ۔
☆ خلیفہ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو۔
☆ قرآن کریم کے علوم حاصل کئے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کو قائم کیا ہے۔
☆ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق یہ دعویٰ فرمایا ہے۔

وَمَاتَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِن اَجْرٍ ط اِنْ هُوَ اِلاَّ ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَo

(یوسف:۱۰۵)

کہ اے رسول! تو جو ان کفار کو تبلیغ کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام انہیں پہنچا رہا ہے اس پر تو ان سے کوئی اجر نہیں مانگتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن کریم تمام جہانوں کے لئے سراسر شرف کا موجب ہے۔

اس آیت میں قرآن کریم کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں (رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ) اسی طرح قرآن کریم تمام عالمین کے لئے ذکر ہے۔

ذِکر عربی زبان میں مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس جگہ ذکر کے چار معنی چسپاں ہوتے ہیں اس کے پہلے معنی اَلْكِتَابُ فِيْهِ تَفْصِيْلُ الدِّيْنِ وَوَضْعُ الْمِلَلِ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۶۶) ایسی کتاب جس میں دین کی تفاصیل اور احکام شریعت کامل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

تو فرمایا کہ قرآن کریم ایک کامل کتاب شریعت ہے۔ کوئی شرعی حکم ایسا نہیں جو اس میں بیان ہونے سے رہ گیا ہو اور دین و مذہب کے متعلق جتنی بھی تفصیل انسان کے لئے ضروری ہے۔ وہ ساری کی ساری اس کتاب میں بیان کر دی گئی ہے۔ پس اس کی اتباع اللہ تعالیٰ کی انتہائی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اس کے دوسرے معنی ہیں الشَّرَفُ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۶۶) بلند مرتبہ، رفعت اور بزرگی۔ تو فرمایا کہ جو احکام شریعت قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر تم ان کو سیکھو گے سمجھو گے اور ان پر عمل

کروگے۔ تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں بلند مرتبہ اور رفعت اور بزرگی عطا کرے گا۔ اور اتباع قرآن کے ذریعہ آسمانی (روحانی) رفعتوں کے وہ دروازے جو خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو ڈھونڈنے والوں کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ تم پر کھولے جائیں گے۔

اس کے تیسرے معنی اَلثَّـنَـاءُ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۶۶) کے ہیں۔ تعریف اور حمد۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اتباع قرآن کے نتیجہ میں روحانی رفعتوں کو تم حاصل کرلو گے تو تمہیں تعریف اور ثناء بھی حاصل ہوجائے گی۔ اَلثَّـنَـاءُ کا لفظ جس قسم کی تعریف کے متعلق بولا جاتا ہے۔ اس میں ایک لطیف اشارہ پایا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ کسی دوسرے کامل وجود کا ثانی بننا یعنی اس کے اخلاق کی اتباع کرکے اس کا رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرنا۔

پس اس میں توجہ دلائی گئی ہے کہ قرآن کریم نے جو تعلیم تمہارے سامنے رکھی ہے۔ وہ یہی ہے کہ تم تَخَلَّقُ باخلاق اللّٰہ حاصل کرسکو۔ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کیمظہر بن سکو۔ اور جب تم اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا مظہر بن جاؤ گے تو ہر صاحب عقل و بصیرت تمہاری تعریف، تمہاری ثناء اور تمہاری حمد کرنے پر مجبور ہوگا۔

اس کے چوتھے معنی اَلصِّیْتُ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۶۶) یعنی ذکر خیر کے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احکام قرآنی پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جو بزرگی اور رفعت حاصل ہوتی ہے اور بندہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دنیا ایسے لوگوں سے فائدہ حاصل کرتی ہے۔ صرف ان کی اپنی نسل پر ہی نہیں بلکہ ایسے لوگوں کا احسان آئندہ آنے والی نسلوں پر بھی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کا ذکر خیر باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ ذکرِ خیر صرف اسی شخص، گروہ یا سلسلہ کا ہی قائم رکھا جاتا ہے (اور رکھا جانا چاہیئے) کہ جس کا احسان آئندہ نسلوں پر ہو اور اس طرح آئندہ نسلیں اس شخص، گروہ یا سلسلہ کو یاد رکھتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ پہلوں نے ہم پر بڑے احسان کئے ہیں۔ اور ہمیں ان احسانوں کو بھولنا نہیں چاہیئے۔ مثلاً ہم احادیث کے جمع کرنے والے بزرگوں کا ادب اور احترام اور دعا کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ ان کا ذکر خیر اسی وجہ سے قائم ہے کہ ان لوگوں نے اپنی زندگیاں ہمارے فائدے کے لئے صرف کرڈالیں۔ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے اقوال کو جمع کیا۔ ان کی چھان بین کی اور انہیں ہم تک پہنچانے کا انتظام کیا۔ اس احسان کے بدلہ میں ان کا ذکرِ خیر نَسْلاً بَعْدَ نَسْلٍ ہم تک چلا آیا اور

آئندہ بھی چلتا چلا جائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہونے کے علاوہ یہ خوبی بھی اپنے اندر رکھتی ہے کہ جب کوئی اس پر عمل کرتا ہے تو وہ صرف اسی نسل کو زیر بار احسان نہیں کر رہا ہوتا جس کا وہ ایک فرد ہوتا ہے بلکہ اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس سے نیکیوں اور خیر کے وہ کام لیتا ہے جس کے نتیجہ میں آئندہ نسلیں بھی اس کے احسان کے نیچے دبی ہوتی ہیں۔ وہ اس کے اس احسان کو پہچانتی ہیں اور اس کی وجہ سے اس کی شکرگزار ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ قرآن اس کے لئے **اَلصِّیت** ذکرِ خیر کے جاری رہنے کا موجب بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق بہت سی تعریفیں خود اس میں بیان فرمائی ہیں۔ اس چھوٹی سی آیت میں بھی بہت کچھ بیان کیا گیا ہے جس کی طرف میں نے اس وقت محض اشارے کئے ہیں لیکن ان اشارات سے بھی ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں۔ ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں اور خدا کے حضور گڑگڑانے والی ہوں کہ اے خدا ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں، جانیں اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔

اسی لئے میں نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔

خلیفہ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو۔ اور نگرانی کرنے والا ہو کہ وہ لوگ جو سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں؟ اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں۔

میری اس تحریک پر جماعتوں نے توجہ دی۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے تو بہت اچھی رپورٹیں مل رہی ہیں لیکن بعض جماعتیں ابھی ایسی بھی ہیں جہاں ابھی تک یہ کام شروع نہیں ہوا۔ اور بعض جماعتوں کے متعلق یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ کام شروع ہونے کے بعد پھر سستی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔

میں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔

اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے کی اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک آپ اس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے، اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے۔

وَمَاتَوْفِیْقُنَا اِلَّابِاللّٰہِ

(روزنامہ الفضل ربوہ ۷ ۲/ جولائی ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۔ ۳)

☆......☆......☆